رپورٹ: عبداللطیف خالد چیمہ ، سید خالد مسعود گیلانی ، محمد عمر فاروق

ربوہ میں انیسویں سالانہ دوروزہ "شہداء ختم نبوت کانفرنس" کی روداد

جمہوریت سمیت تمام کفریہ نظاموں کے خلاف جنگ جاری رہے گی

انیسویں سالانہ دوروزہ شہداء ختم نبوت کانفرنس سے شیخ المشائخ حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ، قائد احرار ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد اسحٰق سلیمی، پیرجی عطاء المہیمن بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ، پروفیسر خالد شبیر احمد، مولانا عزیزالرحمن خورشید، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد مغیرہ، سید خالد مسعود گیلانی، قاری ظہور الرحیم، قاری عبدالرشید، حافظ کفایت اللہ، ابوسفیان تائب اور دیگر علماء کا خطاب

منکرین ختم نبوت کی ارتدادی سرگرمیوں اور اسلام کے خلاف چیرہ دستیوں کے خلاف ہندوستان میں تنظیمی سطح پر سب سے پہلے مجلس احرار اسلام نے منظم و مربوط جدوجہد کا آغاز کیا اور ۱۹۳۴ء میں قادیان میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے رفقاء نے احرار کے زیر انتظام شعبۂ تبلیغ "تحریک تحفظ ختم نبوت" کے قیام کا فیصلہ کرکے جہاں برطانوی استعمار کے گماشتوں مرزائیوں کی منافقانہ چالوں کے سدباب کی مضبوط بنیاد رکھی وہاں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے لئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم بھی مہیا کیا۔ وزیراعظم خواجہ ناظم الدین کے عہد میں ۱۹۵۳ء میں قادیانی وزیر خارجہ موسیو ظفر اللہ خان آنجہانی کی آشیرباد پر مرزائی پاکستان کے اقتدار پر "شب خون" مارنے لگے تو احرار نے تمام دینی جماعتوں اور مذہبی طبقات کے نمائندوں پر مشتمل "آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" تشکیل دیکر تحریک تحفظ ختم نبوت شروع کی۔ جس کے نتیجے میں لاہور، کراچی، گوجرانوالہ، ملتان، سیالکوٹ اور فیصل آباد سمیت ملک بھر میں دس ہزار کے لگ بھگ فرزندان اسلام سفاک و جابر حکمرانوں کی گولیوں کا نشانہ بنے مگر ناموس رسالت ﷺ پر آنچ نہ آنے دی۔ جنرل اعظم خان، مسلمانوں کیلئے ہلاکو اور چنگیز بن کر مارشل لاء کی طاقت کے ساتھ نمودار ہوئے اور فدائین ختم نبوت کے سینے گولیوں سے چھلنی کر دیئے۔ تحریک کو کچلنے کے لئے ریاستی تشدد کی انتہا ہوئی اور احرار کو خلاف قانون قرار دے دیا گیا۔ اسی تحریک کے شہداء کا خون بے گناہی رنگ لایا اور ۱۹۷۴ء میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ بعد ازاں ۱۹۸۴ء میں جنرل محمد ضیاء الحق شہید کے عہد حکومت میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔

قادیان کی طرح ربوہ میں بھی ۲۷ فروری ۱۹۷۶ء کو پیپلز پارٹی کے دور کی انتظامیہ کی تمام رکاوٹوں کے باوجود جانشین امیر شریعت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ نے ربوہ میں پہلے عالمی اسلامی مرکز، مسجد احرار اور جامعہ ختم نبوت کا سنگ بنیاد رکھا۔ مارچ ۱۹۵۳ء کی تحریک کے شہداء کی یاد میں اسی مرکز میں ہر سال دوروزہ شہداء ختم نبوت

کانفرنس کا انعقاد ہوتا ہے۔ جس میں احرار اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے علاوہ دیگر جماعتوں کے رہنما بھی شریک ہو کر شہداء کے حضور خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ اس مرتبہ یہ کانفرنس ۶، ۷ مارچ (جمعرات، جمعۃ المبارک) کو روایتی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوئی۔

نواز شریف "کفر بھگاؤ ملک بچاؤ" مہم بھی شروع کریں
تاکہ مرزائی ملک کے اقتدار پر شب خون نہ مار سکیں

جمعرات ۶ مارچ بعد از ظہر پہلے اجلاس کا آغاز ہوا۔ قاری محمد طاہر نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ محمد ضیاء الحق نے سیدنا عمر فاروق کی شان میں نظم پڑھی۔ حافظ محمد شریف ناہی نے ختم نبوت کے موضوع پر اپنا کلام پیش کیا۔ مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے تمہیدی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مجلس احرار اسلام کے بانی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی ولولہ انگیز قیادت نے انگریزوں اور ان کے ایجنٹوں قادیانیوں کے دانت کھٹے کر دیئے تھے۔ ۱۹۵۲ء میں آنجہانی مرزا بشیر الدین نے پاکستان کی سلامتی داؤ پر لگانے کی ٹھانی آنجہانی مرزا غلام احمد کادیانی کی بشارت کو پورا کرنے کے لئے مناسب سمجھتے ہوئے کہا کہ ۱۹۵۲ء ہمارا ہے۔ امیر شریعت سمجھ گئے کہ یہ غداروں کا ٹولہ ملک کی قسمت سے کھیلنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ امیر شریعت نے اعلان کیا۔ "بشیر الدین سن لو! احرار زندہ ہیں تمہیں یہ کھیل نہیں کھیلنے دینگے۔ اکھنڈ بھارت کے تمہارے خواب دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ میں کہتا ہوں کہ ۱۹۵۳ء ہمارا ہے۔ ہم غداروں کو کچل دینگے"۔ شاہ جی نے پورے پاکستان کا دورہ کیا، پوری قوم قربانی کے لئے تیار ہو گئی۔ دفعہ ۱۴۴، کرفیو، فوج، پولیس، حکومت کے تمام ہتھکنڈے ناکام ثابت ہوئے۔ ۱۹۵۳ء میں دس ہزار ختم نبوت کے پروانے ناموس رسالت پر جان وار گئے۔ انہی شہداء کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ ۱۹۷۴ء میں مرزائیوں کو پارلیمنٹ نے غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ آج احرار کے سرخ پوش انہیں شہداء کی یاد منانے کے لئے ربوہ میں جمع ہیں۔ مگر مرزا طاہر لندن میں چھپا بیٹھا ہے۔

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

سید خالد مسعود گیلانی نے احرار، رفقائے احرار اور مجاہدین احرار کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ امیر شریعت کے کے جانثار ساتھیوں میں اللہ نے تقویٰ کی دولت سے مالامال کیا تھا۔ وہ دن بھر میدان عمل میں برسرپیکار رہتے اور سحر کو بارگاہ الٰہی میں جبین نیاز جھکاتے اور اس سے مدد طلب کرتے یہی وجہ ہے کہ کفار و مشرکین طاقت کے باوجود ان بے سروسامان مگر پیکر اخلاص مجاہدوں کے سامنے ڈھیر ہو جاتے۔

امیر شریعت کے جانباز ساتھیوں میں پیر طریقت حضرت سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی جو حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مجاز تھے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں سلانوالی سے قافلہ لیکر سرگودھا، وہاں سے براستہ شاہین آباد بذریعہ ٹرین ربوہ پہنچنا چاہتے تھے کہ شاہین آباد اسٹیشن پر پولیس گرفتار کرنے پہنچی۔ ہتھکڑی لگادی گئی۔ شاہ جی نے نعرہ تکبیر لگایا، لوگوں نے اللہ اکبر کہا۔ ہتھکڑی ٹوٹ کر زمین پر گر پڑی۔ یہ ہیں احرار جن کی راتیں مصلوں پر اللہ کو منانے میں گزر ہوتی تھیں۔ شاہ جی نے اپنا رومال دیا کہ مجھے اس سے باندھ کر لے چلو۔ ہم تو

ناناﷺ کے غلام ہیں اور غداروں کو نہیں چھوڑیں گے۔ سلانوالی سے سید فضل الرحمن شاہ صاحب احرار اور سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی نے تحریک میں روح ڈالی تھی اللہ ان بزرگوں کی قبروں کو منور کرے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلائے۔ (آمین)

قادیانی اپنی متعینہ اسلامی دستوری حیثیت تسلیم کرلیں تو جھگڑا ختم ہوسکتا ہے

مسلم امہ کے انتشار و افتراق کے پس منظر میں امریکی پالیسیاں ہیں

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتھم نے خطاب کرتے ہوئے کہا، کہ استحکام پاکستان کی نظریاتی وحدت اسلام اور ختم نبوت ہے اور اسلام کا مدار عقیدۂ ختم نبوت پر ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت نہ صرف ملت اسلامیہ کے ایمان کا بنیادی نکتہ ہے بلکہ پوری انسانیت کے لئے اللہ تعالی کے دین کی تکمیل کا پیغام بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۵۳ء میں ناموس رسالتﷺ کے مقدس نام پر مرمٹنے والے فرزندان اسلام کا خون ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم جمہوریت سمیت تمام کفریہ نظاموں کی بجائے اسلام کے عملی نفاذ کے لئے اپنی توانائیاں وقف کردیں۔ انہوں نے کہا کہ شہداء ۱۹۵۳ء کا خون اس وقت کے مسلم لیگی حکمرانوں کے ذمہ ہے اور آج مسلم لیگ پر فرض ہے کہ وہ کفارہ ادا کرے۔ جو حکمران ملک کی خیر خواہی کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ وہ ملک دشمنوں اور اسلام دشمنوں سے رشتے ناطے توڑے اور مرزائیوں کے بارے میں "قانون امتناع قادیانیت" پر موثر عمل درآمد کرائے۔

ابن امیر شریعت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے فرمایا ہم شہداء ختم نبوت کی یاد منانے کیلئے جمع ہوئے ہیں۔ دنیوی مقصد کے لئے نہیں بلکہ نجات کی خاطر ہے۔ ہم احرار والے محض اللہ کی رضا چاہتے ہیں۔ جس اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ایمان کا معیار بتلایا ہے۔ ایمان بھی صحابہ کرامؓ کا "فان آمنوا بمثل ما آمنتم بہ فقد اھتدو"۔ صحابہ کا ایمان معیاری تھا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں صحابہ کے نقش قدم پر چلائے (آمین)۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کسی صحابی کو کدو کا سالن کھانے کے لئے دیا گیا۔ انہوں نے جواب میں اپنی طبیعت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے یہ پسند نہیں۔ ابو درداؓ نے تلوار نکال لی اور فرمایا کہ اگر شریعت اجازت دیتی تو تمہاری گردن کاٹ دیتا۔ جس چیز کو حضورﷺ پسند فرمائیں تم اسے ناپسند کرو۔ صحابہ کا ایمان تو ایسا تھا۔ ہم بھی یہاں تجدید ایمان کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ آپﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا "ایمان کم و بیش ہوتا رہتا ہے۔ ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو"۔ صحابہ نے پوچھا یارسول اللہﷺ تجدید کیسے کیا کریں؟ فرمایا "لاالہ الااللہ کثرت سے پڑھا کرو اس سے تجدید ہوتی رہتی ہے"۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ان کی تعریف میں اشعار کہے۔ آپﷺ کی شان تو صحابہ نے بتائی ہے۔

شاہ جی نے فرمایا کہ مرنے کے بعد تین عمل جاری رہتے ہیں،۔ کام آتے ہیں (۱) اپنے ہاتھ سے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال (۲) وہ علم جو پھیلایا جائے (تقریر و تحریر کے ذریعے) (۳) اولاد صالح، جو مغفرت کی دعا کرے۔ ہم

شہداء کی روحانی اولاد ہیں۔ مجلس احرار اپنے اسلاف کو نہیں بھولی۔ ہم شیر کی طرح زندگی گزارنا چاہتے ہیں ہم لومڑی کا مسلک اختیار نہیں کرتے اور سیاسی گدھوں کے راستے پر نہیں چلتے بلکہ ہمارا راستہ حق کا راستہ ہے۔ بہادروں کا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں استقامت دے (آمین) حضرت پیر جی مدظلہ کی دعاء کے ساتھ یہ نشست اختتام پذیر ہوئی۔

دوسری نشست بعد نماز مغرب منعقد ہوئی جس میں حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے مجلس ذکر منعقد کی۔ مسجد احرار میں موجود تمام احرار رضاکاروں، مجاہدوں اور حرکت الانصار کے جانبازوں نے شرکت کی۔ احباب اللہ کا ذکر کرتے رہے اور اس سے مدد طلب کرتے رہے۔

نواز شریف نے اپنے نعروں کا عملی نفاذ اور وعدوں کا ایفا نہ کیا تو بے نظیر سے بھی برا حشر ہوگا

"محاسبہ قادیانیت" کے مصنف اور دانشور پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ ۱۹۱۶ء میں امرتسر میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مرزا بشیر الدین محمود کے درمیان خطابتی معرکہ ہوا جس میں مرزا بشیر الدین کو ہزیمت اٹھانا پڑی اور وہ میدان سے دُم دبا کر بھاگ گیا۔ قادیانیت کے حوالے سے یہ خیر و شر کے درمیان تاریخی مقابلہ تھا جس کی حیثیت انفرادی تھی۔ ۱۹۳۰ء کی تحریک کشمیر میں مرزا بشیر الدین کی سازش کو احرار ہی نے ناکام بنایا اور تحریک آزادی کشمیر میں ڈوگرہ شاہی کے خلاف لازوال اور تاریخی کردار ادا کر لیا۔ ۱۹۳۴ء میں احرار نے جماعتی حیثیت میں مرزائیت کا تعاقب شروع کیا اور دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث سب کو تحفظ ختم نبوت کی قدر مشترک پر اکٹھا کردیا۔ آج بھی احرار اور اس کے ماتحت ادارے پوری دنیا میں اس فتنۂ ارتداد کا ہر سطح پر تعاقب کر رہے ہیں۔

امت مسلمہ کے متفقہ اور اجماعی عقائد کے خلاف کوئی پالیسی قبول نہیں

پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ برصغیر میں اولیاء کا ایک کردار ہے۔ خواجہ معین الدین چشتی تنہا اٹھے مگر جب انتقال ہوا تو جنازہ میں لاکھوں مریدین تھے جو ان کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ ہر دور میں ایک طبقہ میدان عمل میں اسلامی اقدار کے تحفظ کا امین رہا ہے اور ہر سازش کا مقابلہ کیا ہے۔ اکبر کے دور میں سازش ہوئی تو مجدد الف ثانی نے مقابلہ کیا۔ فتنۂ قادیانیت اسلام کے خلاف انگریز سامراج کی سازش ہے۔ اس کا مقابلہ احرار نے کیا۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے بغیر ایمان بچ نہیں سکتا۔ پاکستان کے دستور میں تشریح ضروری تھی۔ احرار نے قربانیاں دیں۔ ۱۹۵۳ء کے شہداء کی قربانیاں رنگ لائیں۔ ۱۹۷۴ء میں آئینی ترمیم ہوئی اور ختم نبوت کے منکر مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا۔ صدر وزیر اعظم اور دیگر وزراء و ممبران اب عقیدۂ ختم نبوت کا حلف دیتے ہیں۔ دستور میں مسلمان کی تشریح موجود ہے۔ من حیث الجماعت مجلس احرار اسلام نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بے پناہ قربانیاں دی ہیں۔

مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے کہا کہ قیام پاکستان کے فوراً بعد قادیانی جماعت نے مسلم لیگ کے اندر گھس کر اس کو اپنے دام فریب میں پھنسالیا اور اسرائیل کی طرز پر پاکستان میں قادیانی ریاست کے خواب دیکھنے لگے۔ اس وقت ہمارے اکابر نے جرأت کے ساتھ ان کو ناکام کیا۔ ورنہ آج پورا ملک کفر و ارتداد کی مکمل گرفت میں ہوتا۔ جمعرات کو عشاء کے بعد ہونے والی نشست کی صدارت حاجی ابوسفیان تائب نے کی۔ مولانا ضیاء الدین آزاد، محمد شریف ماہی، حافظ محمد اکرم، حافظ کفایت اللہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی اور قتل و غارت گری کے واقعات کے پس منظر میں قادیانی اور یہودی لابیاں سرگرم ہیں۔ شیعہ سنی فسادات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ہوں تو قادیانی سازش عیاں ہوجائیگی۔ مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ قادیانی اسلام کے غدار ہیں۔ اس فتنۂ ارتداد کے خلاف خلیفۂ اول سیدنا صدیق اکبرؓ رضی اللہ عنہ کا سلوک قانون کا درجہ رکھتا ہے۔ سید خالد مسعود گیلانی نے کہا کہ نگران حکومت اور گورنر پنجاب نے قادیانیوں کو احمدی لکھنے کا نوٹیفکیشن واپس نہ لے کر رواٸتی بد عہدی کا بدترین ثبوت دیا ہے لہذا نئی حکومت فی الفور سابقہ فیصلہ واپس لے۔

قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے اور قانونِ امتناع قادیانیت پر موٴثر عمل در آمد کرایا جائے

نماز فجر کے بعد مولانا محمد اسحٰق سلیمی صاحب نے درس قرآن دیا۔ آپ نے حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام، مناقب و کمالات عیسیٰ اور عصمت حضرت مریم و نزول عیسیٰ کے عنوان پر بڑی جامع اور پرمغز گفتگو فرمائی۔

۱۰ بجے صبح چوتھی نشست کا آغاز اللہ دتہ اور محمد شہباز متعلمین مسجد احرار ربوہ کی تلاوت سے ہوا۔ حافظ محمد اکرم (میراں پور) حسین اختر (ملتان)، حافظ شریف ماہی اور محمد ضیاء الحق نے نعتیں پڑھیں۔ مدرسہ معمورہ شاہ جمال کے مدرس مولانا عبدالرزاق نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجلس احرار اسلام جس راستہ پر گامزن ہے وہ اللہ کا پسندیدہ راستہ ہے۔ کفر کے مقابلہ میں حق پر ڈٹ جانا یہ اللہ کا انعام ہے۔ جن سے اللہ راضی ہوتے ہیں ان پر انعام و اکرام ہوتا ہے۔ الحمدللہ ہمیں احرار سے نسبت ہے یہی ہمارا فخر ہے۔

قادیانیوں کو مسلمانوں اور پاکستان پر مسلط کرنے کی سازشیں ہورہی ہیں

حرکتہ الانصار کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا قاسم نے کہا کہ ۱۹۳۱ء میں تحریک کشمیر کو مجلس احرار نے شروع کیا۔ حرکت الانصار اسی تحریک کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سرگرم عمل ہے اور پوری دنیا کے مظلوم مسلمانوں کے حقوق کے لئے عملی جہاد کر رہی ہے۔

مجلس احرار اسلام حاصل پور کے صدر تیسری نشست کی صدارت جناب ابوسفیان تائب نے کی۔ قاری محمد طاہر نے تلاوت کی۔ اور محمد ضیاء الحق، حافظ محمد شریف ماہی نے بارگاہ رسالت، آپ ﷺ میں ہدیۂ نعت پیش کیا۔ مجلس احرار اسلام حاصل پور کے رہنما حافظ کفایت اللہ نے اپنے بیان میں کہا کہ ہم لا الٰہ الا اللہ پڑھنے والے ہیں

اور بہترین امت ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت احرار کا مشن ہے۔ ہم مال و زر کے بندے نہیں۔ ہم ہر کام اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں۔ دین کے کام سے بے بہرہ اور دنیا میں مست لوگ حقیقت کو بھول چکے ہیں۔ احرار کی جدوجہد دین کے نفاذ و استحکام کی جدوجہد ہے۔

مولانا عبدالواحد (بستی ڈاور) نے کہا کہ اللہ نے فرمایا ورفعنالک ذکرک۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو سب نبیوں کا سردار بنایا۔ ایمان والوں کے لئے آپ ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق زندگی گزارنے میں ہی نجات ہے۔ بدبخت ہے وہ شخص جو آپ ﷺ کے بعد کسی کذاب کو نبی مانے۔ "مرزا غلام احمد قادیانی کشتیٔ نوح صفحہ ۱۸ پر لکھتا ہے کہ مجھے ۲ برس تک حیض آتا رہا۔ صفحہ ۶۸، ۶۹ پر لکھتا ہے کہ مجھے حمل ہوا۔ میں نے زور لگایا اور میں سے میں پیدا ہوا۔ کتاب البریہ صفحہ ۱۰۱ میں ہے، میں خود خدا ہوں۔ مجھے یقین آگیا کہ واقعی میں خدا ہوں۔ صفحہ ۱۰۳ پر ہے پھر میں نے زمین و آسمان کو دیکھا وہ نامکمل تھے۔ میں نے انہیں مکمل کیا۔ انسان کو بھی میں نے بنایا۔ (البشریٰ) اللہ نے مجھ سے کہا کہ اے میرے بیٹے میری بات سن"۔ مرزا جیسے شرابی زانی شخص کو نبی مان کر مرزائی اپنی آخرت خراب کرتے ہیں۔ اے کاش کہ حقیقت کو سمجھ کر یہ لوگ اپنی آخرت سنوار لیں۔

مولانا ضیاء الدین آزادؔ نے جانباز مرزا مرحوم کی انقلابی نظم سے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔

خون احرار سے جلتا ہے محمد کا چراغ
کفر سے پوچھ واقف قرآن ہیں ہم

جس طرح قادیان میں امیر شریعت نے احرار کانفرنس منعقد کی۔ انگریز سے ٹکر لی اور مسجد و مدرسہ ختم نبوت کی بنیاد ڈالی۔ احرار کا مرکز قائم کیا۔ اسی طرح امیر شریعت کے بیٹوں نے اس کفر گڑھ ربوہ میں وہی نقشہ پیش کیا اور یہ عظیم الشان مرکز قائم کیا۔ باغیان ختم نبوت کی سرکوبی احرار کا خاصہ ہے۔ مرزا بشیر الدین نے کہا تھا کہ احرار کہاں رہیں؟ آج ہم پوچھتے ہیں کہ مرزائیو تمہارا گرو کہاں ہے؟ احرار کی للکار تو ربوہ میں سنائی دے رہی ہے۔ سکندر مرزا نے کہا تھا کہ احرار غدار ہیں، شیخ حسام الدین نے فرمایا تھا کہ احرار غدار ہیں یا وفادار یہ تو وقت بتائے گا۔ مگر یہ ثابت ہو چکا ہے کہ تم غدار، ابن غدار، ابن غدار ہو۔ آج احرار کے سرخ پرچم ربوہ میں لہرا رہے ہیں۔ میں اللہ کا شکر بجالاتا ہوں کہ مجھے احرار کے سٹیج سے شہداء ختم نبوت کو خراج تحسین پیش کرنے کا موقع ملا۔ میں نسبی احراری ہوں۔ احرار کارکن مخلص ہیں۔ تاریخ ایسے مخلص لوگ پیش کرنے سے قاصر ہے۔ مرزائی غدار ہیں۔ وہ ملک کو ختم کرنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ اپنے ناپاک عزائم کے لئے مسلم لیگ کی چھتری استعمال کی ہے۔

پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل اور کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ مرزائیوں کے علاوہ بہائی اور ذکری فتنے بھی دراصل انکار ختم نبوت کی ہی پیداوار ہیں۔ ان کا تعاقب بھی ہماری اولین ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائیوں کے خلاف ہماری جدوجہد علامہ محمد انور شاہ کشمیری، پیر سید مہر علی شاہ، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا ثناء اللہ

امرتسری جیسے اکابر امت کی تاریخ ساز محنت کی مرہونِ منت ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ، مغربی ممالک، ایمنسٹی انٹرنیشنل اور انسانی حقوق کے نام پر کام کرنے والی تنظیمیں قادیانی گروہ اور ہر اسلام دشمن لابی کو سپانسر کر کے ہمارے مذہبی و اندرونی معاملات میں جارحانہ مداخلت کر رہے ہیں۔ ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ کا فیصلہ اور ۱۹۸۴ء کا امتناع قادیانیت آرڈیننس ان طاقتوں کے حلق میں ہڈی بنکر پھنسا ہوا ہے۔ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ مسلم لیگ کو جو مینڈیٹ جیسے بھی ملا یہ اس وجہ سے بھی ملا کہ نواز شریف نے کشکول توڑنے، آئی ایم ایف، ورلڈ بنک اور امریکی پنجے سے نجات کا نعرہ لگایا۔ اب اگر ان نعروں کی عملی تعبیر سامنے نہ آئی۔ تو نواز شریف کا حشر بے نظیر سے بھی بدتر ہو گا۔

مولانا زاہد الراشدی نے ختم نبوت کے پہلے شہید حضرت حبیب بن زید رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ حضور ﷺ کے صحابی حضرت حبیب بن زید جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے لشکر کے ہتھے چڑھ گئے۔ مسیلمہ نے پوچھا کہ تم محمد ﷺ کی نبوت کی گواہی دیتے ہو؟ صحابی نے جواب دیا کہ ہاں۔ پھر اس نے پوچھا کہ میری

ماضی میں سروں پر کفن باندھ کر ناموس رسالت کا تحفظ کیا، اب بھی ہر سطح پر مقابلہ کریں گے

نبوت کی گواہی دیتے ہو؟ حبیب بن زید نے فرمایا کہ میرے کان اس بات کو سن نہیں سکتے۔ مسیلمہ نے ان کا ایک بازو کاٹ دیا۔ پھر پوچھا میری نبوت کی گواہی دیتے ہو؟ صحابی نے پھر وہی جواب دیا۔ اس نے دوسرا بازو کاٹ دیا۔ پھر پوچھا، پھر صحابی نے وہی کہا۔ حتیٰ کہ جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ صحابی نے جان دیدی مگر محمد عربی ﷺ کی ختم رسالت پر آنچ نہیں آنے دی۔ اسی طرح ختم نبوت کے پہلے غازی حضرت فیروز دیلمی کا واقعہ بیان فرمایا کہ یمن پر جھوٹے نبی اسود عنسی نے قبضہ کیا۔ صحابہ کرامؓ کو شکست ہوئی۔ صحابہ شہید بھی ہوئے۔ آپ ﷺ کی زندگی کے آخری ایام تھے۔ آپ ﷺ نے صحابہ سے فرمایا اس کا کام کون تمام کرے گا۔ حضرت فیروز دیلمی اسی علاقہ کے رہنے والے تھے۔ آپ نے اجازت طلب کی اور یمن پہنچے۔ رات کو محل کا محاصرہ کیا اندر داخل ہوئے، کذاب کو قتل کیا اور محل پر کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ کذاب کو واصل جہنم کر دیا ہے۔ لوگ پھر سے مسلمان ہوئے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو بذریعہ وحی بتلایا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کو مجلس میں مبارک دی۔ فیروز کامیاب ہو گیا۔ اسود عنسی واصل جہنم ہو گیا۔ حضرت فیروز دیلمی جب فاتح بن کر مدینہ پہنچے تو آپ ﷺ کی وفات ہو چکی تھی۔ صحابہ نے بتایا کہ اے فیروز آں حضرت ﷺ نے ہمیں تمہاری فتح کی خوشخبری سنا دی تھی۔

۱۹۷۴ء کی دستوری ترمیم قادیانیوں اور سیکولر سیاست دانوں کے حلق میں ہڈی بن کر پھنسی ہوئی ہے

۷ مارچ (جمعہ) کو مختلف نشستوں میں مولانا عزیز الرحمٰن خورشید، مولانا عبدالرزاق، مولانا مشتاق احمد، مولانا احمد یار چاریاری، مولانا فیض الرحمٰن فیضی، حسین اختر اور مولانا محمود الحسن نے بھی خطاب کیا۔

مولانا مشتاق احمد صاحب (چنیوٹ) نے احرار کی خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ انگریز اور مرزائی دشمنی میں احرار سب سے آگے ہیں۔ احرار نے خطباء اور مقررین کی جماعت تیار کی۔ دینی غیرت کا جذبہ پیدا کیا۔ "لا تتحدو

لیہود و النصاریٰ اولیاء" کا سبق لوگوں کو سکھایا۔ دوست کا دشمن بھی دشمن ہوتا ہے۔ دوستی اور دشمنی اور محبت کی پہچان بھی ہمیں احرار نے کرائی۔ آپ غور کریں مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مسلمان معصوم بچہ جسکے ماں باپ مجھے نہیں مانتے اس کا جنازہ بھی نہ پڑھو۔ جس طرح ہندو یا سکھ، عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جاتا۔ سر ظفر اللہ خان آنجہانی نے مسٹر محمد علی جناح کا جنازہ نہیں پڑھایا۔ ہم مسلم لیگ والوں کو کہتے ہیں دینی غیرت پیدا کرو، جماعتی غیرت کو بیدار کرو اور مرزائیوں کے بارے نرم گوشہ اختیار نہ کرو۔

مولانا احمد یار چار یاری نے کہا کہ حضور ﷺ تخلیق میں اول اور بعثت میں آخر میں ہیں۔ ہر نبی نے حضرت محمد ﷺ کی آمد کی بشارت دی اور آپ سب سے آخر میں آئے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے آسمان پر زندہ اٹھایا اور حضرت عیسیٰ آخر زمانہ میں نازل ہونگے اور محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی تصدیق کرینگے۔

امریکہ اور مغربی ممالک اسلام دشمن لابی کو سپانسر کر کے ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت کر رہے ہیں

سید خالد مسعود گیلانی نے کہا کہ احرار کا ایک کردار ہے۔ احرار نے طوفانوں کا رخ موڑا۔ احرار نے مجاہد تیار کیئے مجاور نہیں۔ ہم نے کبھی سیاسی مفادات کے لئے سودے بازی نہیں کی۔ حق اور اہل حق کو کبھی بدنام نہیں کیا۔ ہم نے دینی وقار پر جماعتی وقار کی قربانی دی ہے۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ مجلس احرار اسلام سرخ پرچم لئے ربوہ میں دشمن کا سینہ چیر کر ختم نبوت کا علم بلند کیے ہوئے ہیں۔ پاکستان کے سیاست دانو! اللہ کے لئے اپنی آخرت کا فکر کرو، محمد عربی ﷺ کے غدار نہ تمہارے وفا ہیں اور نہ ہی ملک کے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں محمد ﷺ کی غلامی

دہشت گردی اور سنی شیعہ فسادات میں قادیانی ملوث ہیں

کا فر عطا فرمائے۔ (آمین) آئیے احرار کے پرچم تلے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کا عہد کریں۔

مولانا محمد مغیرہ خطیب مسجد احرار ربوہ نے کہا کہ حضرت امام مہدی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے آنا ہے۔ حدیث میں اسکی وضاحت موجود ہے مگر مرزا کادیانی مہدی کا دعویٰ کرتا ہے۔ ہم حدیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ مہدی کا نام "محمد" ہوگا۔ ماں کا نام "آمنہ" ہوگا۔ والد کا نام "عبداللہ" ہوگا۔ سیدہ فاطمۃ الزہراؓ اور سیدنا علیؓ کے بیٹے حضرت حسنؓ کی اولاد سے ہونگے۔ مدینہ میں پیدا ہوں گے۔ مکہ میں لوگ ان کے ہاتھ پر بیعت کرینگے مگر مرزائیوں سے پوچھئے کہ مرزا صاحب کی کوئی بات ان سے ملتی ہے۔ مرزا اپنے کذاب میں کتنا ڈھیٹ ہے۔ مرزائیو! شرم کرو اور حق کو پہچانو۔

مولانا عزیز الرحمن خورشید نے اکابر احرار کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تحریک تحفظ ختم نبوت کے پیچھے کوئی سیاسی ہاتھ نہیں تھا۔ ۵۳ء میں اقتدار مسلم لیگ کا تھا۔ لاہور کے گلی کوچوں کو خون شہداء سے رنگین کس نے کیا؟ شہداء کا خون رنگ لایا۔ لیکن ابھی بہت سا کام باقی ہے۔ ہمیں باہم متحد ہو کر فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی کرنا ہوگی۔

ماہنامہ نقیب ختم نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان امریکہ کی بدمعاشی سے تنگ آچکے ہیں۔ مسلم امہ کے انتشار و افراق کے پس منظر میں امریکی پالیسیاں کام کررہی ہیں۔ ۱۹۷۴ء سے اب تک قادیانی جماعت اور مرزا طاہر دستور اور پارلیمنٹ کے فیصلے کو ماننے سے انکار کرکے علانیہ بغاوت کے مرتکب ہورہے ہیں۔ فرقہ واریت اور طبقہ واریت کا ناسور ہمیں کمزور کر رہا ہے۔ تمام اسلام دشمن تحریکوں اور فتنوں کا مقابلہ دینی جماعتوں کے اتحاد سے ہی ممکن ہے۔

نواسۂ امیر شریعت سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ جنرل اعظم خان اور دولتانہ قیامت کے روز مجرم بن کر پیش ہونگے۔ شہداء قصاص کامطالبہ کرینگے۔ یہ مجرم بچ نہیں سکیں گے۔ یہ مجلس احرار اسلام کا تاریخی کارنامہ ہے کہ ۱۹۵۳ء میں تمام جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا۔ ۶ سالہ بچے سے لیکر ۸۰ سالہ بوڑھے تک اپنی جانیں وار گئے۔ اسی خون کی لہریں ہمیں مضطرب کیے ہوئے ہیں۔ شہداء کی قربانیوں کو بھولنے والے غیرت سے محروم ہوتے ہیں۔ الحمد للہ ہم شہداء ختم نبوت کے خون کے وارث اور ان کے مشن کے امین ہیں۔ قافلۂ احرار کے تمام اکابر حق کے پرستار، حق کے امین اور جادۂ حق کے راہی تھے۔ ہم اور آپ، سب اللہ کی رضا کے طلب گار ہیں۔ جن ظالموں نے تحریک تحفظ ختم نبوت میں مظلوم مسلمانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کرکے انہیں شہید کیا۔ وہ آج کرب کی زندگی گزار رہے ہیں۔ تاریخ انہیں ملعون اور اسلام کے غدار جیسے القاب سے یاد کرتی ہے اور جو ظالم مرگئے وہ جہنم کے آخری طبقہ میں جل رہے ہیں۔ کہاں ہیں احرار سے ٹکرانے والے؟ آج نہ دولتانہ ہے اور نہ خواجہ نظام الدین اور نہ ہی جنرل اعظم خان وہ جہنم میں جل رہے ہیں۔ مگر شہیدان ختم نبوت زندہ جاوید ہیں۔ وہ حضور خاتم النبیین ﷺ کے قرب میں ہیں۔

شہید عشق محمد کا احترام کرو
کہ اس سے برزخ و محشر میں احتساب نہیں

مسلم لیگ کے دامن پر دس ہزار شہیدوں کا مقدس خون ہے۔ آج پھر مسلم لیگ حکمران ہے۔ موجودہ لیگی حکمران اپنے کردار سے سابقہ بداعمالیوں کا ازالہ کریں۔ اے علمائے امت! یہ نظام جمہوریت تمہاری قتل گاہ ہے۔ جمہوریت نے پاکستان میں دینی جنگ تباہ کر دی ہے۔ دینی کردار تباہ کر دیا ہے۔ اس نظام کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ ہمارے آئیڈیل محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ صحابہ کرام ہیں۔ ہم حکومت سے کہتے ہیں۔ "نگرانوں" نے جو سازش کی ہے اس کو درست کرو۔ مرزائی احمدی نہیں غیر مسلم اقلیت ہیں۔

مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت ہمارا عقیدہ ہے۔ ہم ایسی رواداری کے قائل نہیں جس سے عقیدۂ ختم نبوت پر آنچ آئے۔ وہ رواداری نہیں بے غیرتی ہے۔ تم مساجد مسمار کردو، ہمیں قتل کر ڈالو، ہمارے چیتھڑے اڑادو مگر ہم اپنے شہداء کے قاتلوں سے سمجھوتہ نہیں کرسکتے۔ مسلم لیگیو! کفارہ ادا کرو، دس ہزار شہداء کا خون تمہارے ذمہ ہے۔ شہدائے ۵۳ء کے وارثوں سے معافی مانگو۔ ورنہ تمہارا حشر بھی آخرت میں دین کے غداروں کے ساتھ ہوگا۔ نماز جمعتہ المبارک کے بعد اس کانفرنس کی آخری نشست

کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ اور (خانقاہ سراجیہ، کندیاں) کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مجلس احرار کے رہنما اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات عبداللطیف خالد چیمہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نصف صدی سے دھوکے اور فراڈ کے ساتھ عالمی استعمار کے ایجنٹ قادیانی گروہ کو مسلمانوں اور پاکستان پر مسلط کرنے کی گھناؤنی سازش ہو رہی ہے لیکن دینی جماعتوں نے اس کے مقابل صف آرا ہو کر مکمل اتحاد و یکجہتی کے ساتھ ایک مضبوط فصیل قائم کر دی ہے۔ مجلس احرار اسلام نے اس سازش کو ماضی میں بھی ناکام کیا اور آئندہ بھی کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام آئین اور ریاست کے خلاف بغاوت کے جرم میں مرزا طاہر کے خلاف سپریم کورٹ میں ریفرنس بھیجا جائے۔

کانفرنس کے آخری مقرر، مہمان خصوصی، مجلس احرار اسلام کے قائد اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے روح رواں ابن امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری سٹیج پر تشریف لائے تو فدایان ختم نبوت نے بھرپور نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا۔ سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ قادیانی اپنی معینہ اسلامی و دستوری حیثیت کو تسلیم کر لیں تو جھگڑا ختم ہو سکتا ہے۔ حکمران قادیانیوں کی باغیانہ سرگرمیوں کا نوٹس لیں ۔ امت مسلمہ کے چودہ سو سالہ متفقہ عقائد کے خلاف کوئی پالیسی قبول نہیں کی جائے گی۔ ہم تمام کفریہ نظاموں کے خلاف اپنی جنگ جاری رکھیں گے۔ سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ نواز شریف کی "قرض اتارو ملک سنوارو" مہم قابل مبارک ہے ۔ اللہ پاک نواز شریف کو اس میں کامیاب کرے ۔ قرضے کی سیاہی اترے اور ملک کا چہرہ اجلا ہو۔ نواز شریف کو چاہیئے کہ قرض اتارنے کے ساتھ ساتھ "کفر بھگاؤ" "ملک بچاؤ" مہم کا آغاز بھی کریں تاکہ پاکستانی اقلیتیں اور مرزائی اپنے دائرے میں رہ کر کام کریں اور مرتد مرزائی پاکستان کے اقتدار پر شب خون مارنے کا جمہوری پروگرام نہ بنا سکیں ۔ مرزائی پاکستان کے اہم حساس اداروں میں اہم مناصب پر ہیں اور ان دنوں لوٹ پٹانگ خواب دیکھ رہے ہیں ۔ پچھلے دنوں مرزا طاہر کو دکھ گیا ایک خواب بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ کہ "عنقریب پاکستان میں ہمیں بہت بڑی کامیابی حاصل ہو گی"۔ اس خواب کا وہی مطلب ہے جو آنجہانی مرزا بشیر الدین محمود نے کہا تھا کہ "۱۹۵۲ء گزرنے نہ پائے گا اور بلوچستان احمدیت کی آغوش میں ہو گا"۔ تب بھی سویلین اور فوجی محکموں میں ان کی قوت و طاقت تھی جو انہیں ایسے خواب دکھاتی تھی ۔ آج بھی حالات ایسے ہی ہیں بلکہ اس سے زیادہ خطرناک ہیں لیکن جب تک احرار زندہ ہیں، ۔ یہ نہ ہو سکے گا۔ سید عطاء المحسن بخاری نے کہا کہ ہمارے حکمران امریکی دریوزہ گری میں ذلت کی انتہاؤں کو چھو رہے ہیں۔ نواز شریف اپنے نعروں اور وعدوں میں مخلص ہیں ۔ تو قوم میں دینی و قومی غیرت پیدا کریں اور سود کے خلاف سپریم کورٹ میں دائر اپیل کو بلاتاخیر واپس لیں تو ملک میں خوشحالی اور قوم میں خود اعتمادی پیدا ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ نامساعد حالات کے باوجود احرار کارکن دین کی جنگ لڑ رہے ہیں اور انسانی اور طاغوتی نظاموں کی بجائے الہامی نظام حیات، اسلام کے عملی نفاذ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر رکھی ہیں ۔ کامیابی و ناکامی کا معیار کافرانہ جمہوریت کے ذریعے اقتدار تک پہنچنا نہیں بلکہ اقامت دین کے لئے استقامت کے ساتھ زندگی کھپا دینا اصل کامیابی ہے۔

کانفرنس مولانا خواجہ خان محمد کی طویل دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی ۔ علاوہ ازیں سینٹر جسٹس (ر) محمد رفیق تارڑ ۔ سید محمد ریاض الحسن گیلانی ایڈووکیٹ اور نذیر احمد غازی ایڈووکیٹ نے کانفرنس کے شرکاء کے نام اپنے

پیغامات میں کہا ہے کہ تمام مسلمان ملکر ختم نبوت کے مشن کے لئے نکل کھڑے ہوں ۔ انہوں نے کہا کہ ردّ قادیانیت کے سلسلہ میں مجلس احرار کی خدمات ہماری دینی و قومی تاریخ کا سنہری باب ہیں جنہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

قراردیں

کانفرنس میں حسب ذیل قراردادیں بھی منظور کی گئیں۔

۱۔ پاکستان میں اسلامی نظام کا بلاتاخیر نفاذ کیا جائے۔

۲۔ ملکی نظام تعلیم کو دینی و قومی بنیادوں پر اس طرح مرتب کیا جائے کہ نئی نسل، دینی، علمی، ادبی اور فنی تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور روحانی قدروں سے بھی روشناس ہوسکے۔

۳۔ ملک میں امن و امان کی صورت حال کو بہتر بنایا جائے۔ شہریوں کے جان و مال اور املاک کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔

۴۔ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی تخریبی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے اور مرتکب افراد کو قرار واقعی سزا دی جائے

۵۔ قادیانیوں کو تمام اہم اور کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے اور قادیانیوں کو ان کے تناسب سے ملازمتیں دی جائیں۔

۶۔ حکومت قادیانیوں کی اندرون و بیرون ملک مشکوک سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لئے اعلیٰ سطح پر کمیشن قائم کرے۔

۷۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

۸۔ قادیانیوں کی تمام رضاکار اور عسکری تنظیموں، فرقان فورس، خدام الاحمدیہ اور انجمن احمدیہ کو خلاف قانون قرار دیا جائے اور ان کے مراکز کی تلاشی لے کر ان کے اسلحہ کے ذخائر ضبط کئے جائیں۔

۹۔ ربوہ کی وسیع سرکاری زمین جو مسلمانوں کی حق تلفی کرتے ہوئے برائے نام قیمت پر قادیانیوں کو بطور گرانٹ لیز پر دی گئی تھی۔ اسے واپس لیا جائے یا پھر اس کی مناسب قیمت وصول کر کے سرکاری خزانے میں داخل کی جائے۔

۱۰۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر و مکمل عمل درآمد کرایا جائے۔

۱۱۔ ۱۲ جنوری ۱۹۹۷ء کو ربوہ کے مسلمان طلباء کے پرامن جلوس پر حملہ کرنے والے قادیانیوں اور ان کے سرپرست کرنل ایاز اور میجر سعدی کو گرفتار کر کے واقعہ کے ذمہ دار افراد کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

۱۲۔ گورنمنٹ انٹر کالج آف کامرس چنیوٹ میں قادیانی پرنسپل ظہیر الدین بابر کو مرزائیت کی تبلیغ کے جرم میں فی الفور ٹرانسفر کیا جائے۔

۱۳۔ ربوہ میں سرکاری ہسپتال قائم کیا جائے۔ تاکہ ربوہ کے مسلمان علاج معالجہ کی سہولیات سے فائدہ اٹھاسکیں۔

۱۴۔ محکمہ تعلیم سمیت ربوہ کے تمام سرکاری اداروں سے قادیانیوں کو ٹرانسفر کیا جائے تاکہ ربوہ میں امن و امان کی صورت حال بہتر ہوسکے۔

شہداء ختم نبوت کانفرنس کی جھلکیاں

کانفرنس کا آغاز ۶ مارچ جمعرات کو بعد نماز ظہر ہونا تھا مگر احرار قافلے ۵ مارچ ، بدھ کو ہی ربوہ پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔

قائد احرار سید عطاء المحسن بخاری، حضرت پیرجی سید عطاء المھیمن بخاری، مولانا محمد اسحٰق سلیمی ، عبداللطیف خالد چیمہ ،سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد مغیرہ، سید مرتضےٰ بخاری،سید خالد مسعود گیلانی ، قاری محمد سالک اور حافظ ممتد علی اور آنے والے قافلوں کا استقبال کر رہے تھے۔

کانفرنس کو ہر اعتبار سے کامیاب بنانے کے لئے اس مرتبہ خصوصی انتظامات کئے گئے تھے۔

پندرہ روز قبل ربوہ میں ہونے ایک تنظیمی اجلاس میں تمام امور طے کئے گئے اور مختلف امور کی انجام دہی کے لئے گیارہ کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔

☆ مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام مسجد احرار ربوہ میں دو روزہ ۱۹ ویں سالانہ شہدائے ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ پیپلز پارٹی کے پہلے دور اقتدار میں اسی مقام پر ۲۷ فروری ۱۹۷۶ء کو ربوہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مسلمانوں نے انتظامیہ کی بھاری رکاٹوں کے باوجود نماز جمعہ ادا کی تھی اور مسجد احرار ربوہ کی بنیاد رکھی گئی تھی جبکہ قائدین احرار مولانا سید ابوذر بخاری مرحوم اور سید عطاء المحسن بخاری کو گرفتار کرلیا گیا تھا۔

☆ ربوہ لاری اڈہ سے مسجد احرار ربوہ تک احرار کے سرخ ہلالی پرچم جگہ جگہ لہرا رہے تھے۔

ملک کے اکناف و اطراف سے فرزندان توحید و فرزندان ختم نبوت کے قافلے بسوں، کاروں ، سوزوکیوں،

کاروں اور ٹرینوں کے ذریعے ۵ مارچ سے ہی پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔

☆ کانفرنس کے شرکاء احرار کی مخصوص وردی سرخ قمیض اور سفید شلوار میں ملبوس تھے۔

☆ کانفرنس میں شہدائے ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے تذکرہ پر بارہا سامعین کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑیاں لگ گئیں۔

احرار قافلے جب ربوہ میں داخل ہور ہے تھے۔ ان کے ایمان افروز نعروں سے سرزمین ربوہ لرز رہی تھی اور قادیانیوں کے دل دہل رہے تھے۔

☆ کانفرنس کی سیکورٹی کے انتظامات مجلس احرار اسلام کے گارڈز کے علاوہ معروف جہادی تنظیم "حرکت الانصار" کے مسلح دستوں نے سنبھال رکھتے تھے۔ حرکت الانصار کے مرکزی ناظم عمومی مولانا اللہ وسایا قاسم وقفے وقفے سے حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیتے رہے۔

☆ کانفرنس میں وقفہ وقفہ سے نعرہ ہائے تکبیر ، ختم نبوت زندہ باد، شہیدان ختم نبوت زندہ باد، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد، مجلس احرار اسلام زندہ باد ، حکومت الٰہیہ زندہ باد اور قادیانیت مردہ باد کے فلک شگاف نعرے سٹیج سے لگوائے جاتے رہے۔

☆ ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المھیمن بخاری دامت برکاتھم نے قادیانی سربراہ مرزا طاہر احمد کی

دعوت مباہلہ کی قبول کرنے کا اعادہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ مرزا طاہر کے ساتھ اندرون و بیرون ملک مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔

☆ شرکاء کانفرنس نے اپنے سینوں پر ختم نبوت زندہ باد اور مجلس احرار اسلام زندہ باد کے بیج اور سٹکرز آویزاں کر رکھے تھے۔

☆ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم کے فرزند قائد احرار سید عطاء المحسن بخاری نے قادیانیوں کو لٹی ہوئی متاع قرار دیا۔ سید عطاء المحسن بخاری کی پر جوش تقریر نے حضرت امیر شریعت کی شعلہ آفریں خطابت کی یاد تازہ کر دی۔

☆ کانفرنس کی آخری نشستوں کی صدارت کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے سربراہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتھم (سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف) نے کی اور انہی کی طویل رقت آمیز دعاء کے بعد کانفرنس اختتام پذیر ہوئی اور تمام احرار قافلے عصر کی نماز کے بعد پر امن انداز میں واپس گھروں کو روانہ ہوگئے۔

انتظامی کمیٹیاں

اس مرتبہ کانفرنس کے جملہ انتظامات بہتر بنانے کیلئے اور مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ کمیٹیوں کے ارکان کی شبانہ روز محنت سے کانفرنس انتہائی کامیاب رہی۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

(۱) عمومی نگرانی

حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری، مولانا محمد اسحق سلیمی، سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد مغیرہ

(۲) استقبالیہ و کینٹین ٹوکن

نگران:- سید مرتضیٰ بخاری دیگر ارکان:- محمد طاہر، عزیز احمد، محمد اشرف

(۳) نماز — مولانا کریم اللہ

(۴) سٹیج کمیٹی — سید خالد مسعود گیلانی، قاری محمد یوسف احرار

(۵) پریس رابطہ — عبد اللطیف خالد چیمہ، محمد عمر فاروق

(۶) سپیکر و بجلی وغیرہ — حافظ محمد ارشاد، محمد انور، سلطان احمد، لیاقت

(۷) پہرہ — قاری محمد سالک، حافظ عبد العزیز

(۸) مطبخ — ظفر عباس، قمر عباس، احمد علی، محمد صفدر

(۹) کینٹین نگران:- صوفی محمد علی احرار (چنیوٹ)

معاونین: چودھری محمد اکرام، محمد زبیر و دیگر ارکان جماعت چنیوٹ (۱۰) چندہ وصولی مولانا فقیر اللہ، احمد معاویہ

(۱۱) ریزرو فورس — حافظ مشتاق احمد، صوفی عبد الشکور

ملکی اخبارات میں شہداء ختم نبوت کانفرنس کی کوریج

شہداء ختم نبوت کانفرنس ربوہ کی کارروائی کو ملک بھر کے اخبارات نے نہایت اہمیت دی ہے۔ کانفرنس کی رپورٹنگ کے لئے جماعت کی طرف سے قائم کردہ کمیٹی کے ارکان جناب عبداللطیف خالد چیمہ اور جناب محمد عمر فاروق نے نہایت محنت اور یکسوئی کے ساتھ رپورٹ اور خبریں تیار کیں، پھر ملک بھر کے اخبارات کو پوری ذمہ داری کے ساتھ ارسال کیں۔ قومی اخبارات نے شہ سرخیوں کے ساتھ صفحۂ اوّل پر انہیں شائع کیا۔ علاوہ ازیں علاقائی اخبارات نے بھی نہایت اہمیت کے ساتھ خبریں شائع کیں۔

روزنامہ جنگ لاہور، راولپنڈی، کوئٹہ، کراچی اور لندن نے بھرپور کوریج دی۔ اسی طرح نوائے وقت لاہور، پنڈی، کراچی اور ملتان، روزنامہ پاکستان اور خبریں کے تمام ایڈیشنوں اور کوئٹہ کے مقامی اخبارات روزنامہ کوہستان انٹرنیشنل، روزنامہ زمانہ نے بھی کانفرنس کی خبروں کو اہمیت دی۔ روزنامہ جنگ کراچی نے اپنی ۲۰ مارچ کی اشاعت میں مستقل روداد شائع کی جو تین کالموں پر مشتمل تھی۔ اسی طرح ہفت روزہ زندگی لاہور نے اپنی ۳۰ مارچ کی اشاعت میں دو صفحات پر مشتمل کانفرنس کی مکمل روداد شائع کی۔

مجلس احرار اسلام کے تمام رہنماء اور کارکن قومی اخبارات و جرائد کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے کانفرنس کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے بھرپور تعاون کیا اور فتنۂ قادیانیت کی سرکوبی میں اپنا کردار ادا کیا۔

علاوہ ازیں جناب عبداللطیف خالد چیمہ، جناب محمد عمر فاروق، جناب سید خالد مسعود گیلانی اور سید محمد کفیل بخاری مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کانفرنس کی اخباری تشہیر اور نشرواشاعت میں اپنی توانائیاں صرف کیں اور احرار کے پیغام کو دنیا بھر میں پہنچانے کے لئے تمام ممکنہ وسائل کو بروئے کار لائے (ادارہ)

مدرسہ ختم نبوت مسجد احرار ربوہ

دارالکفر والارتداد ربوہ میں مسلمانوں کا عظیم تعلیمی و تبلیغی مرکز

ڈیڑھ سو سے زائد طلباء و طالبات قرآن کریم کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ بخاری پبلک سکول میں پرائمری تک طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مدرسہ بچاس سے زائد طلباء رہائش پذیر ہیں۔ مدرسہ کی توسیع کے لئے مزید دو کنال زمین کی خرید اشد ضروری ہے۔ درسگاہوں اور مسجد اور مسجد کی تعمیر تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اپنے عطیات، زکواۃ و صدقات اس کارِ خیر میں دے کر اجر حاصل کریں۔

ترسیل زر کے لئے:۔

سید عطاء المہیمن بخاری، منتظم مدرسہ ختم نبوت، مسجد احرار ربوہ ضلع جھنگ۔ فون: 211523(04524)

قائدِ احرار ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ اور حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ

کے تبلیغی اور تنظیمی اسفار

قائد احرار، ابنِ امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ ۶، ۷ مارچ کو شہداء ختم نبوت کانفرنس ربوہ سے فارغ ہو کر ۸ مارچ کو جناب سید خالد مسعود گیلانی کی دعوت پر سلانوالی تشریف لے گئے اور مقامی احرار کارکنوں کے علاوہ مختلف شہری حلقوں کے نمائندہ افراد سے ملاقات کی۔ ملک کے سیاسی و دینی مسائل پر تبادلۂ خیالات کیا اور رات واپس ربوہ تشریف لے آئے۔ ۹ مارچ کو جناب حافظ محمد اسماعیل کی دعوت پر ٹوبہ ٹیک سنگھ تشریف لے گے۔ یہاں مسجد معاویہ میں بعد نماز عشاء خطاب کیا۔ علاوہ ازیں احرار کارکنوں کو تنظیمی ہدایات دیں۔ اگلے روز گجرات تشریف لے گئے۔ گجرات شہر کے احرار کارکنوں سے ملاقات و تبادلۂ خیالات کے بعد اپنے آبائی گاؤں ناگڑیاں تشریف لے گئے۔ یہاں اپنے قائم کردہ مدرسہ محمودیہ معمورہ میں ایک ہفتہ قیام کیا اور پھر لاہور تشریف لے آئے۔ دفتر مجلس احرار اسلام لاہور میں احرار کارکنوں سے اور شہر میں مختلف احباب سے ملاقاتیں کیں۔ جماعت کے کام کو وسعت دینے اور تنظیم سازی کی طرف انہیں متوجہ کیا۔

سینیٹر جناب جسٹس (ر) محمد رفیق تارڑ سے ملاقات

لاہور میں قیام کے دوران نومنتخب سینیٹر جناب جسٹس (ر) محمد رفیق تارڑ سے ان کی رہائش گاہ پر ملاقات کی۔ اس وفد میں مدیر نقیب ختم نبوت سید محمد کفیل بخاری، میاں محمد اویس، چودھری محمد اکرام اور علامہ محمد سلطان شامل تھے۔ حضرت شاہ جی نے جناب محمد رفیق تارڑ صاحب کو سینیٹر منتخب ہونے پر مبارک باد دی اور ملک کی مجموعی سیاسی صورت حال پر تبادلۂ خیال کیا۔ جناب تارڑ صاحب نے ربوہ میں شہداء ختم نبوت کانفرنس کی کامیابی پر حضرت شاہ جی کو اور تمام احرار کارکنوں کو مبارک باد دی۔

۲۳ مارچ کو حافظ عبدالرؤف صاحب کے مدرسہ عربیہ جامعہ صدیقیہ، بہل اڈہ ضلع بھکر کا سالانہ جلسہ تھا۔ جس میں قائد احرار سید عطاء المحسن بخاری، حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری اور سید محمد کفیل بخاری نے مختلف نشستوں سے خطاب کیا۔ حضرت پیر جی ایک روز قبل یہاں پہنچے تھے اور بہل کے مضافات میں ایک بستی میں منعقدہ تبلیغی جلسے سے بھی انہوں نے خطاب کیا۔ بہل میں مجلس احرار اسلام بھکر کے کارکنوں کا ایک وفد بھی ملاقات کے لئے پہنچا۔ اس میں جناب رانا شبیر احمد احرار، جناب راؤ زاہد حسین، جناب عبدالشکور، جناب راؤ صباحت قدیر، صوفی غلام اکبر اور دیگر احباب شامل تھے۔ علاوہ ازیں مجلس احرار اسلام ڈیرہ اسماعیل خان کے ارکان بھی جناب صلاح الدین کے ہمراہ یہاں پہنچے ہوئے تھے۔ بعد عصر ان احباب نے مختلف تنظیمی امور پر تبادلۂ خیالات کیا اور جماعت کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے ۲۸ مارچ کا جمعہ دار بنی ہاشم ملتان میں پڑھایا اور ۳۰، ۳۱ مارچ، یکم اپریل کو جناب محمد حافظ اکرم صاحب کی دعوت پر علاقہ میلسی ضلع وہاڑی میں